© rasailojaraid.com

تدریس کو بہتر بنانے کے لئے کر رہے ہیں۔ کتاب کافی اچھے انداز میں لکھی گئی ہے۔ مصنف نے اپنے طویل تجربہ سے مستفید کرنے کی کوشش کی ہے، اگرچہ مصنف کی ہر رائے سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا، پھر بھی عربی تدریسی میدان کے لوگوں کو اپنے تجربات کے ساتھ ساتھ اس کتاب اور اس جیسی کتابوں سے مستفید ہونا چاہیئے، آجکل اس موضوع پر یعنی غیر اہل زبان کو عربی پڑھانے کے موضوع پر کافی کتابیں دستیاب ہیں۔ سعودیہ کی وزارت تعلیم نے بھی اس موضوع پر بڑی اچھی (کتاب المعلم) کے ساتھ کئی جلدوں میں شائع کی ہے۔

ہندوستان میں عربی کی تدریس کی تاریخ بہت پرانی ہے، لیکن منظم طور پر عربی پڑھانے کا رواج شاذ و نادر ہی رہا ہے چونکہ یہ خدمت انجام دینے والے اکثر و بیشتر مدارس اسلامیہ یا اس سے وابستہ حضرات ہی رہے ہیں اور ان کا مقصد براہ راست زبان کبھی بھی نہیں رہا اس لئے عربی بھی عملاً علوم آلیہ ہی میں شمار ہوتی رہی، عربی پڑھانا ہمارے یہاں کوئی فن نہیں بلکہ پڑھانے والے کے رجحان و خیالات پر منحصر ہے ۷۸،۱۹۷۷ کی بات ہے کہ ایک اردنی سفارت کار نے جن کی "ہندوستان میں عربی" پر بڑی گہری نظر تھی، اور انھوں نے روس میں تعلیم حاصل کی تھی، مجھ سے دریافت کیا تھا آخر کیا بات ہے کہ آپ کے یہاں لوگ دس دس سال تک عربی مدارس میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور عربی کی دس سطر صحیح نہیں لکھ سکتے اور نہ گفتگو کر سکتے ہیں، جبکہ روس میں دو تین سال کا کورس کرنے کے بعد طلبہ بڑی اچھی عربی بولنے لگتے ہیں، میرا جواب یہی تھا کہ مدارس کا اصل مقصد اسلام کی خدمت کے لئے کادر (Cadre) کارکن، اہل کار) تیار کرنا ہے اور چونکہ ان کا میدان عمل خطۂ ہند و پاک ہوتا ہے اس لئے ان کے لئے اتنا کافی ہوتا ہے کہ وہ اسلامی عربی نصوص سمجھ کر اپنے اہل وطن کو سمجھا دیں، بلکہ انکو عربی

© rasailojaraid.com